International Research Journal of Arabic and Islamic Studies, Vol.:03, Issue: 02,July-Dec 2023
PP: 56-64

OPEN ACCESS
IRJAIS
ISSN (Online): 2789-4010
ISSN (Print): 2789-4002
www. irjais.com

عصر حاضر میں ماحولیاتی آلودگی کا سیرت طیبہ کی روشنی میں حل

A Solution to Environmental Pollution in the Contemporary World in the Light of Seerah

Muhammad Saleem Sarwar
P.hD Scholar, Department of Islamic Studies, Riphah International University, Faisalabad.
Email: saleem6464@yahoo.com

Dr. Khalid Mahmood Arif
Associate Professor/Corresponding Author, Department of Islamic Studies, Riphah International University, Faisalabad.
Email: Khalid.mahmood@riphahfsd.edu.pk

Abstract

Allah has made nature subservient to human beings and Islam is religion of nature, Islam guides humanities in their natural human needs and goals for peaceful and comfortable life in a society. The undue interference and over exploitation of natural resources are causes of environmental pollution. The root of cause of this is ignorance and lack of fear of God. If fear of God dwells in human heart, man will not harm others for personal interest. Thus article is aimed to highlight the teachings and instructions of Islam according the Serah of Holy Prophet Muhammad about protection of environment. As the Muslim communities consist on a big portion of the world population so if they adopt these principles, positive changes can be brought in global environment.

Key Words: *Islam, HolyProphet,Nature, population Environment, Pollution.*

CC BY

موضوع کا تعارف

اسلام نے دین فطرت ہونے کی بناء پر فطری ضروریات اور مقاصد میں بنیادی اصول فراہم کئے ہیں۔ان ضروریات زندگی میں سے ایک فطری وقدرتی ماحول بھی ہے کیونکہ ماحول اس قدرتی نظامِ زندگی کا نام ہے۔جس میں جاندار فطری طرز زندگی کواپناتے ہوئے اطمینان کے ساتھ قدرتی مناظر ونظام سے مستفید ہوتے ہیں۔البتہ اگر خود غرضی کے جذبات غالب آ جائیں اور خوف خدااور تعلیمات دین متین سے انحراف کیا جائے تو حیاتیاتی تنوع اور ماحول کو نقصان پہنچتا ہے۔لہٰذا قدرتی ماحول کے لیے مضر عناصر سے تحفظ کے لیے دین فطرت (اسلام) میں مذکور تعلیمات کا سیرت طیبہ کی روشنی میں جائزہ لیاجاتاہے۔

اللہ تعالیٰ نے کائنات کو قدرتی حسین مناظر اور فطرت ضروریات زندگی سے مزین کیاہے۔اور تمام جنگلات، دریا و حیوانات کو بنی نوع انسان کے لیے مسخر فرماتے ہوئے ارشاد فرمایاہے:۔

اَنَّ اللّٰهَ سَخَّرَ لَكُمْ مَّا فِي السَّمٰوٰتِ وَ مَا فِي الْاَرْضِ وَ اَسْبَغَ عَلَيْكُمْ نِعَمَهٗ ظَاهِرَةً وَّ بَاطِنَةً۔(1)

"اللہ نے تمہارے لیے کام میں لگائے جو کچھ آسمانوں اور زمین میں ہیں اور تمہیں بھرپور دیں اپنی نعمتیں ظاہر اور چھپی"

گویا کہ آسمان وزمین کی تمام تر تخلیقات اور نظام قدرت کا انسان کی جسمانی بناوٹ، طرز زندگی، غذااور دیگر سرگرمیوں پر گہرے اثرات مرتب کرتاہے۔یہی وجہ ہے کہ جب ان قدرتی وسائل میں توازن برقرار نہیں رہ پاتا تو مختلف مسائل جنم لیتے ہیں۔وسائل ونظام قدرت میں عدم توازن ماحولیاتی آلودگی کاسبب بنتاہے۔

ماحول کا لغوی واصطلاحی مفہوم

لغت میں ماحول حالت اور ہیئت کے معنی میں آتاہے۔(2)

اصطلاحی تعریف یوں ذکر کی جاتی ہے۔"طبعی، کیمیائی، حیاتیاتی اجزاء کا مجموعہ جوکہ جانداروں اوران کے گردوپیش پر اثرانداز ہوتاہے۔جو بالآخر ہیت اور بقا کو ترتیب دیتاہے۔(3)

اس تعریف میں ماحول کے تمام ترلازمی عناصر کا احاطہ کیاگیاہے۔بعض مفکرین نے ماحول کی تعریف ان الفاظ میں کی ہے۔

"روئے زمین پر وہ خارجی اثرات جو انسان اوردیگر کائنات کے اردگرد پائے جاتے ہیں۔اور ایک دوسرے پر اثرانداز ہوتے ہیں۔"(4)

ماحول کا اطلاق ہمارے اردگرد موجود اشیاء پر ہوتاہے۔مختلف قسم کے موسم، جاندار، نباتات تمام قدرتی اجزاء، مٹی، پانی، دریائے اور سمندر وغیرہ کے مجموعے کا نام ہے۔

دوسرے الفاظ میں یوں کہاجاسکتاہے کہ جن چیزوں سے تنفس کا واسطہ پڑتاہے اورجواس کی بقا کے لیے اہم اور ضروری یا جن چیزوں پر تعلقات ورابطہ منحصر ہوان تمام چیزوں کی مجموعی حیثیت کو ماحول کہاجاتاہے۔

ماحول کی اہمیت

ماحول میں تمام تراجزائے بقاءِ حیات کا متوازن اور خاص تناسب سے برقرار رہناہی روئے زمین پر زندگی کی بقا کا ذریعہ ہے۔اوراس کی اہمیت تمام ترشعبہ ہائے زندگی میں یکساں مقام کی حامل ہے۔تمام جاندار خواہ وہ انسان ہوں یا جانور یا نباتات تمام کی بقاء کا انحصار ماحول پر ہے۔

اگر دیکھا جائے تو ماحولیاتی آلودگی کا تعلق صرف ہوا پانی اور مٹی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ اس کا دائرہ دیگر عناصر پر بھی محیط ہے۔ جیسا کہ ڈاکٹر سعید اللہ قاضی لکھتے ہیں:

"ماحولیاتی آلودگی کا تعلق صرف ہوا، پانی، زمین اور مٹی کے ساتھ خاص نہیں بلکہ اس میں اخلاقی، ثقافتی، تعلیمی، سیاسی، معاشرتی اور معاشی امور بھی داخل ہیں۔" (۵)

گویا کہ جن اشیاء سے ہمارا واسطہ پڑتا ہے ہماری زندگی اور بقاء کے لیے ضروری ہوں۔ جیسے، رہائش، کھانے پینے، سانس لینے، علاج معالجہ اور کاروبار کے تعلقات۔

قدرتی عناصر کا توازن اور اسلامی تعلیمات

ماحول کے متعلقہ تمام تر عناصر میں اگر توازن ہو تو انسانی زندگی صحت منداور پرسکون رہے گی اور ان عناصر میں عدم توازن ہی ماحولیاتی آلودگی اور بگاڑ کا باعث بنتا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے قدرتی ماحول میں ایک توازن کو برقرار رکھا ہے۔اور قدرتی طور پر ماحول کے تمام عوامل عناصر میں حیرت انگیز ترتیب اور باہمی تناسب پایا جاتا ہے۔جب تک انسان کی طرف سے فساد اور خرابی کی مداخلت نہ ہو تو یہ اسی طرح متوازن رہے گا کیونکہ اللہ تعالیٰ نے زندگی کا ہر عنصر مخصوص اوصاف اور موزونیت کے ساتھ پیدا کیا ہے۔ جیسا کہ سورہ نمل کی آیت کا مفہوم ہے:

وَ تَرَى الْجِبَالَ تَحْسَبُهَا جَامِدَةً وَّ هِيَ تَمُرُّ مَرَّ السَّحَابِ-صُنْعَ اللّٰهِ الَّذِیْٓ اَتْقَنَ كُلَّ شَیْءٍؕ-اِنَّهٗ خَبِیْرٌۢ بِمَا تَفْعَلُوْنَ(۶)

"اور تو دیکھے گا پہاڑوں کو خیال کرے گا کہ وہ جمے ہوئے ہیں اور وہ چلتے ہوں گے بادل کی چال یہ کام ہے اللہ کا جس نے حکمت سے بنائی ہر چیز بے شک اُسے خبر ہے تمہارے کاموں کی"

بنیادی طور پر اللہ تعالیٰ نے ماحول کو متوازن بنایا ہے جس میں خالق کی اعلیٰ کاریگری عیاں ہے۔دوسرے مقام پر اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ الْاَرْضَ مَدَدْنٰهَا وَ اَلْقَیْنَا فِیْهَا رَوَاسِیَ وَ اَنْۢبَتْنَا فِیْهَا مِنْ كُلِّ شَیْءٍ مَّوْزُوْنٍ(۷)

"اور ہم نے زمین پھیلائی اور اس میں لنگر ڈالے اور اس میں ہر چیز اندازے سے اگائی"

اس آیت سے واضح ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے ہر چیز توازن کے ساتھ پیدا کی۔ماحولیاتی توازن سے مراد ہے کہ ہمارے ارد گرد جتنے طبعی عناصر ہیں ان کو اسی طبعی حالت پر چھوڑ دیا جائے اور اسے ہر قسم کی جوہری اور غیر طبعی آلودگی سے بچایا جائے۔کیوں کہ اگر کائنات کے نظام اور اس پر موجود ماحول کے فطری اجزاء میں اعتدال و توازن قائم نہیں رہے گا تو تمام جانداروں کی بقاء کو خطرات لاحق ہونگے۔

جب دنیا نے گیسی مادوں کی ایجادات اور اُن کے وسیع پیانے پہ استعمال کے دور میں قدم رکھا، صنعتی ترقی کے ذریعے مختلف الانواع ایجادات، گوناگوں تحقیقات، کیمیائی اور حیاتیاتی دریافتوں کے میدان میں انسان نے بے پناہ ترقی حاصل کی۔اس بے احتساب اور بھاگم بھاگ کی ترقی کی وجہ سے قدرتی ماحول پر انتہائی بھیانگ اثرات مرتب ہوئے ہیں۔

آج ہر ترقیاتی منصوبہ کسی نہ کسی صورت میں ماحولیاتی آلودگی میں اضافہ کا سبب بن رہا ہے۔ صنعتی انقلاب کے بعد ۱۷۵۰ء سے لے کر اب تک زمین کے اوسط درجہ حرارت میں ۱.۵ ڈگری فارن ہائیٹ اضافہ ہوا ہے۔ (۸)

اور حالیہ صدی کے اختتام تک درجہ حرارت میں ۵.۱-۲ڈگری فارن ہائیٹ اضافہ متوقع ہے جو کے ایک نہایت تشویش صورت حال ہے۔اس موسمیاتی تبدیلی کی وجہ سے گلیشیئرز پگھلنے شروع ہوگئے ہیں۔ سطح سمندر میں اضافہ ہورہا ہے جس کی وجہ سے ساحلی علاقے زیرآب آنے کا خدشہ ہے۔مزید برآں بارشوں کے سلسلے متاثر ہونے اور غیر متوقع طوفانوں کا خدشہ ہے۔ موسمی تبدیلی کی وجہ سے مجبوراً ہجرت، صحت کے مسائل، خوراک کے مسائل، جنگلی حیات کا ناپید ہونا، صاف پانی کی قلت، معاشی مسائل اور دیگر مسائل بھی جنم لے رہے ہیں۔اس گلوبل وارمنگ کی موجب گرین ہاؤس گیسز ہیں جو فضا میں مختلف ذرائع سے شامل ہورہی ہیں[۹] اس کا بڑا ماخذ نامیاتی ایندھن (تیل، گیس اور کوئلہ وغیرہ) کو ذرائع آمدورفت اور صنعتی پیداوار کے لیے جلانا ہے نیز سیمنٹ کی پیداوار اور دیگر صنعتی پیداوار کے نتیجے میں خارج ہونے والی گیسز ہیں جو فضا کو آلودہ کررہی ہیں۔سالانہ ۴۰ ارب ٹن گرین ہاؤس گیس (۱۰) فضامیں انسانی سرگرمیوں کی وجہ سے شامل ہورہی ہے۔ دوسری جانب درخت جو کے کاربن ڈائی آکسائیڈ کو جذب کرتے ہیں اور ماحول کو خوشگوار بناتے ہیں ان کا بے دریغ کٹاؤ، آبادی کا بڑھنا، کنکریٹ کی عمارتیں اور سڑکیں موسمیاتی تبدیلی پر بری طرح اثر انداز ہورہے ہیں۔

ماحولیاتی آلودگی کا تدارک اور سیرت النبی ﷺ

آپ ﷺ کی سیرت طیبہ کی روشنی میں اگران عناصر کا جائزہ لیاجائے تو اس میں بہت سے ایسے عناصر بھی کارفرما نظر آتے ہیں بظاہر جن کو عام مفکرین کے ہاں ماحولیاتی آلودگی کا باعث نہیں گردانا جاتا۔ جیسا کہ مفتی محمد شیر القادری لکھتے ہیں:

"سیرت طیبہ میں ماحولیاتی آلودگی کا دائرہ کار وسیع ہے۔اس کا اطلاق اخلاقی آلودگی اقتصادی آلودگی، سیاسی آلودگی، تعلیمی آلودگی، ظاہر و باطنی آلودگی، ذہنی فکری اور معاشرتی آلودگی پر بھی ہوتا ہے۔ماحول ہی کی وجہ سے انسان جسمانی اور روحانی طور پر متاثر ہوتا ہے۔اگر معاشرہ اپنی اقدار کھو بیٹھے تو اس کی وجہ سے پیدا ہونے والے لڑائی جھگڑے کا ہر طرف خوف وہراس پھیل جاتا ہے۔ جہاں ہر شرفاء اور غرباء کے لیے ایام زندگی گزارنا مشکل ہوجاتے ہیں۔اور اگر معاشرہ اپنی طبعی اقدار کھو بیٹھے تو ہر گلی کوچہ غلاظت اور گندگی کا ڈھیر بن جائے۔" (۱۱)

اس سے واضح ہوتا ہے کہ سیرت طیبہ میں بعض بقائے تنفس کے غیر متوازن ہونے کو ماحولیاتی آلودگی نہیں کہا گیا بلکہ اخلاق وروحانی زوال بھی حبس، انتشار اور حرص وہوا کے ماحول کو جنم دیتا ہے۔اسے بھی آلودہ شمار کیا گیا ہے۔

البتہ ذیل میں جہت اوّل کی نسبت سے ماحولیاتی آلودگی کے تدارک کا سیرت نبوی ﷺ کے تحت جائزہ لیاجائے گا۔

سیرت نبوی ﷺ سے ہمیں ماحول کی نگہداشت اور تحفظ کی تائید ملتی ہے۔یہی وجہ ہے کہ ماہر ماحولیات ﷺ نے متعدد واحادیث سے انسانوں کی رہنمائی فرمائی۔

چونکہ عموماً ماحولیاتی آلودگی کے عناصر نمودار ہونے میں انسان کا ذاتی کردار نمایاں ہوتا ہے۔آپ ﷺ نے اسے ان الفاظ میں معیوب قرار دیا ہے:

لایؤمنُ احدُکم حتی یحبَّ لاخیه مایحبُّ لنفسه(۱۲)

"تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مؤمن نہیں ہوسکتا، جب تک وہ اپنے بھائی کے لیے بھی وہی پسند نہ کرے جو اپنے لیے کرتا ہے۔"

ایسے ہی ایک دوسری روایت میں ارشاد ہے:

الْمُسْلِمُ مَنْ سَلِمَ الْمُسْلِمُونَ مِنْ لِسَانِهِ وَيَدِهِ[۱۳]

"مسلمان وہ ہے جس کی زبان اور ہاتھ سے دیگر مسلمان بچے رہیں (کوئی تکلیف نہ پائیں)۔"

ان احادیث سے معلوم ہوتا ہے کہ مسلمان کی شان یہ ہونی چاہیے کہ جس طرح وہ اپنے لیے ذاتی فائدہ چاہتا ہے ایسے ہی اس فائدہ کے حصول میں کسی کے نقصان اور ماحولیاتی تباہی و بربادی کے لیے اسباب کو بھی پیش نظر رکھے۔جو تمام ذی نفس مخلوق کی ہلاکت کا باعث ہے۔ایسے ہی ایک اور حدیث میں اس مضمون کو واضح کیا گیا ہے:

"الإيمانُ بِضْعٌ وسَبْعونَ أو بِضْعٌ وسِتُّونَ شُعبةً: فأفضلُها قولُ لا إلهَ إلَّا اللهُ، وأدْناها إماطةُ الأذَى عَنِ الطَّريقِ، والحياءُ شُعْبةٌ مِنَ الإيمانِ[۱۴]

"ایمان کی ستّر سے زیادہ شاخیں ہیں یا فرمایا کہ ایمان کی ساٹھ سے زیادہ شاخیں ہیں جن میں سے سب سے افضل لا الہ الا اللہ کہنا ہے اور سب سے کم راستے سے کسی تکلیف دہ چیز کو ہٹانا ہے اور حیا بھی ایمان کی ایک شاخ ہے"

اس حدیث میں بھی عام افراد کی تکلیف کے اسباب اختیار کرنے سے منع کیا گیا ہے۔اور عام لوگوں کو سہولت اور آسانی کے اسباب مہیا کرنے کی تاکید کی گئی ہے۔

صاف ماحول اور پانی کی اہمیت

سیرت طیبہ ﷺ میں پاکیزگی اور صفائی کے اعتبار سے اسلام سے بڑھ کر کوئی مذہب نہیں۔اسلام کے اپنے پیروکاروں کو اپنے جسم سمیت اپنے آس پاس کے ماحول کو بھی صاف ستھرا رکھنے کا حکم دیا ہے۔ہر سلیم الطبع انسان صفائی ستھرائی وخوب صورتی کو پسند کرتا ہے۔اور گندگی ناپاکی اور غلاظت سے ناپسندیدگی و نفرت کا اظہار کرتا ہے۔

آپ ﷺ نے پاکیزگی کو نصف ایمان قرار دیا ہے۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

الطُّهُورُ شَطْرُ الْإِيْمَانِ[۱۵]

"پاکی نصف ایمان ہے"

اور ایک دوسری جگہ روایت میں بیان کیا ہے:

لا يَبُولَنَّ أحَدُكم في الماءِ الدَّائِمِ الذي لا يجْرِي، ثمَّ يَغتَسِل مِنه[۱۶]

"تم میں سے ہرگز کوئی ٹھہرے ہوئے پانی میں پیشاب نہ کرے۔"

اس حدیث میں بھی آپ ﷺ نے طہارت و پاکیزگی کے ساتھ ساتھ پانی کے تحفظ اور ضیاع کی ممانعت کا حکم دیا ہے۔کیونکہ پانی ماحول کے تمام تر قدرتی عناصر کی بقاء میں روح کی حیثیت رکھتا ہے۔مزید ایک اور روایت میں بھی آپ ﷺ نے طہارت و پاکیزگی اور پانی کا تحفظ کی تاکید ان الفاظ میں ارشاد فرمائی ہے:

إِذَا اسْتَيْقَظَ أَحَدُكُمْ مِنْ نَوْمِهِ فَلَا يُدْخِلْ يَدَهُ فِي الْإِنَاءِ حَتَّى يَغْسِلَهَا ثَلَاثَ مَرَّاتٍ[۱۷]

"جب تم میں سے کوئی نیند سے بیدار ہو تو اپنا ہاتھ تین مرتبہ دھونے سے پہلے پانی کے برتن میں نہ ڈالے"

پانی میں ہاتھ ڈالنے کی ممانعت بھی اس لیے کی گئی ہے کہ اگر جراثیم ہاتھ کے ساتھ لگے ہوئے ہوں تو وہ سب پانی کو آلودہ نہ کریں تاکہ دوسروں کے استعمال کے لیے بھی محفوظ رہ سکے۔لہٰذا واضح ہوا کہ دین اسلام نے نہ صرف انفرادی طور سے حفاظت کا حکم دیا ہے بلکہ اجتماعی لحاظ سے بھی پانی کی حفاظت کی تاکید کی ہے۔

پانی کرہ ارض پر زندگی برقرار رکھنے کے لیے بنیادی ضروریات کا حامل ایک قدرتی کیمیائی عنصر ہے۔جو پینے، کھانے، پکانے، صفائی اور دیگر گھریلو کاموں کے علاوہ مختلف صنعتوں اور تعمیرات کے لیے استعمال ہوتا ہے۔ماہرین کے اندازوں کے مطابق شہری علاقوں میں ہر شخص کو روزانہ تقریباً ۱۳۰اور دیہی علاقوں میں ۶۸-۹۱لیٹر صاف پانی کی ضرورت ہوتی ہے۔(۱۸)

تمام جانداروں کا وجود اور بقاء پانی کے وجود پر ہے۔اللہ تعالیٰ کا ارشاد ہے:

وَ اللّٰهُ خَلَقَ كُلَّ دَآبَّةٍ مِّنْ مَّآءٍ(۱۹)

"اور اللہ نے زمین پر ہر چلنے والا پانی سے بنایا"

تعلیمات نبوی ﷺ اور ہوا کا تحفظ

اللہ تعالیٰ کی پیدا کردہ ضروریات زندگی میں سے ہوا اتنی اہم اور بقاءِ حیات کا اس پر اتنا انحصار ہے کہ اس کے بغیر کوئی جاندار چند لمحے بھی زندہ نہیں رہ سکتا۔اس ضروریات کے پیش نظر قدرت نے کرہ ارض پر ہوا کی اتنی مقدار پیدا کی ہے کہ ہر جاندار بلا روک ٹوک نہایت آسانی سے اسے کام میں لاتا رہتا ہے۔غرض معتدل اور تازہ ہوا اللہ تعالیٰ کے انعامات میں سے ایک ہے جو زندگی کے عناصرِ ضروریہ میں سے بھی ہے۔تمام جاندار سانس لینے کے لیے ہوا کے محتاج ہیں لیکن زندگی کی بقاء کے لیے اس ہوا کا صاف رہنا ضروری ہے۔

جیسا کہ آلودہ اثرات کی نشاندہی کرتے ہوئے احمد عبد القادر لکھتے ہیں:

"ہوا جتنی زہریلی، کیمیائی اجزاء، گندگی اور بدبودار مواد سے آلودہ ہوگی اتنی زندگی کے لیے خطرناک ہوگی۔اس وجہ سے ماہرین ماحولیات نے اس جانب توجہ دی۔جبکہ اسلام نے چودہ سو سال پہلے ہوا کو آلودگی سے بچانے کے احکامات دیئے ہیں۔"(۲۰)

رسول اللہ ﷺ نے مکان کی صفائی کی ترغیب دی ہے تاکہ اس کی فضا آلودگی سے محفوظ رہے اور ارد گرد گندگی اور بدبو نہ پھیلے۔آپ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ کی ذات پاک ہے۔اور پاکی پسند کرتا ہے پس تم اپنے گھروں کو صاف رکھا کرو،اور یہود کی مشابہت سے بچو جس طرح وہ اپنے گھروں میں کوڑا جمع کر کے رکھتے ہیں۔"(۲۱)

مسلمانوں سے اسلام کا مطالبہ ہے کہ وہ ہر اس کام سے بچیں جو بدبو کا سبب ہو۔فقہاء نے ہوا کی آلودگی کے اعتبار سے دو اقسام لکھی ہیں۔اور ان کے احکام درج کئے ہیں:۔

۱. وہ آلودگی جس سے شدید نقصان اور ضرر لاحق ہونے کا خطرہ ہو تو اسے ہر صورت بند کرنا چاہیے۔اس قسم کی مثال فقہاء نے حماموں اور ہوٹلوں کے دھویں سے دی ہے۔جبکہ موجودہ دور کے کارخانے ہوٹلوں اور حماموں سے زیادہ آلودگی پھیلاتے ہیں۔لہٰذا ان کی روک تھام کا بندوبست تعلیمات نبویہ کا تقاضا ہے۔

۲. وہ آلودگی جس سے پیدا ہونے والا ضرر کم ہو اور زندگی پر اثر انداز نہ ہوتی ہو۔اس کی مثال فقہاء نے گھروں کے اندر روٹی پکانے کے تنور اور مطبخ سے دی ہے۔جو اضطراری حالت میں بقدر ضرورت جائز رکھا ہے۔(۲۲)

آپ ﷺ نے بدبو پھیلانے سے منع کیا جیسا کہ حدیث میں آتا ہے:

"جس نے لہسن اور پیاز کھایا تو وہ ہماری مسجد میں آنے سے گریز کرے۔"(۲۳)

جب لہسن کی بدبو کی وجہ سے مسجد سے دور رہنے کا حکم دیا ہے تاکہ دوسروں کو تکلیف نہ پہنچے تو شہری علاقہ میں بدبو پھیلانا کیوں

کر ممنوع نہ ہو گا جس سے شہری آبادی کو تکلیف پہنچے۔

فقہاء کرام نے فضا کو صاف رکھنے کی امثلہ کتابوں میں ذکر کی ہیں۔ جیسا کہ مطرف وابن الماجشون وغیرہ سے پوچھا گیا کہ آدمی کے گھر میں چمڑا رنگنے کا کارخانہ ہے جس سے آس پاس کے ہمسایہ تکلیف میں مبتلا ہیں تو انہوں نے اس کارخانہ کو بند کرنے کا حکم دیا۔ (۲۴)

اس بحث سے واضح ہوتا ہے کہ تعلیمات نبویہ میں ہوا کو آلودگی سے بچانے کی کس قدر تاکید کی گئی ہے۔ تاکہ یہ ذی روح طبقات کے لیے اذیت وتکلیف کا باعث نہ بنے اور ان کی بقاء کے لیے ماحول خوشگوار رہے۔

تعلیمات نبویہ اور جنگلات کا تحفظ

جنگلات واشجار کے سبب ماحول خوشگوار رہتا ہے یہ بارش برسنے کا سبب ہیں۔ آبادی اور دیگر انسانی ضروریات کے لیے لکڑی اور گوشت بھی فراہم ہوتا رہتا ہے۔ ماہرین ماحولیات کے مطابق زمین پر مناسب انداز میں زندگی برقرار رکھنے کے لیے اس کا ایک چوتھائی حصّہ جنگلات ودرختوں پر مشتمل ہونا ضروری ہے۔ خصوصاً زراعت پر انحصار کرنے والے ممالک میں جنگلات کا رقبہ کم ہونے سے اس کی معیشت پر برے اثرات مرتب ہوتے ہیں۔

حضرت آدمؑ کو پیدا ہونے کے بعد جنت میں ٹھہرانا انسان کی سرسبز وشاداب ماحول کی ضرورت کو طبعی قرار دیا گیا ہے۔ اور قرآن کریم میں مختلف مقامات پر بارش اور اس کی وجہ سے نباتات، پھلوں، میوہ جات کی پیداوار کو نعمت قرار دیا گیا ہے۔ مختلف احادیث میں باغات اور شجر کاری کی ترغیب آتی ہے۔ جیسا کہ حضرت انس بن مالک □ سے مروی ہے:

"مَا مِن مُسلم يَغرِسُ غَرْسًا أو يَزرَعُ زَرْعًا فيأكُلُ مِنه طَيرٌ أو إنسَانٌ أو بهِيمَةٌ إلا كان لهُ بهِ صَدقَةٌ(۲۵)

"جب کوئی مسلمان کوئی درخت لگاتا ہے یا کسی کھیت می بیج بوتا ہے۔ پھر اس سے کوئی درندہ کھائے یا پرندہ یا ان کے علاوہ کوئی دوسری چیز کھالے تو ان سب کے بدلے اس آدمی کے لیے اللہ تعالیٰ کی طرف سے بدلہ ہے۔"

اس حدیث سے واضح ہوتا ہے کہ کسی پودے کے لگانے اور فصل اگانے کے بعد اس میں سے کوئی انسان یا جانور یا کوئی اور کھالے تو وہ اس کے لیے صدقہ بن جاتی ہے۔ مزید آپ ﷺ نے کسی پودے یا درخت کو کسی بھی قدرتی ماحول کے اثرات کو نقصان پہنچانے کی ممانعت اس جامع حدیث میں ذکر فرمادی:

لا ضَرَرَ ولا ضِرَارَ (۲۶)

"نہ تو خود ضرر دو نہ دوسروں کو ضرر پہنچاؤ"

اس حدیث میں آپ ﷺ نے قدرتی ماحول کے تحفظ کو بہت جامع الفاظ میں بیان فرمایا۔ جس سے تعلیمات نبویہ میں بقاء قدرتی ماحول کی ضرورت واہمیت واضح ہوتی ہے۔

جنگلی نباتات، درختوں اور پودوں کے تحفظ اور ان کو ضائع کرنے کی ممانعت میں اس حدیث سے زیادہ تاکید کہاں ہو سکتی ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

مَنْ قَطَعَ سِدْرَةً صَوَّبَ اللَّهُ رَأْسَهُ فِي النَّارِ (۲۷)

"جس نے بیری کا درخت کاٹا، اللہ اس کے سر کو جہنم میں الٹا لٹکائے گا۔"

اس حدیث میں بے جا درخت اکھاڑنے کی ممانعت واضح ہے۔ بلکہ اس پر وعید ذکر کی گئی۔ اسی وجہ سے حالت جنگ میں بھی درخت

کو کاٹنے،آگ لگانے کی ممانعت ہے۔احادیث مبارکہ میں جنگلی حیات کا تحفظ بھی یقیناًبنایا گیا ہے۔اور تعلیمات نبویہ میں جنگلی جانوروں کے حفاظت کی تاکید اس حدیث سے واضح ہوتی ہے:

مَنْ قَتَلَ عُصْفُورًا عَبَثًا عَجَّ إِلَى اللَّهِ يَوْمَ الْقِيَامَةِ، قَالَ :يَا رَبِّ إِنَّ فُلانًا قَتَلَنِي عَبَثًا، وَلَمْ يَقْتُلْنِي لِمَنْفَعَةٍ ([۲۸])

"جس کسی نے بلاوجہ کسی چڑیا کو مارڈالا تو وہ قیامت کے دن اللہ سے شکایت کرے گی اور کہے گی کہ میرے رب اس نے مجھے عبث قتل کیا۔مجھے اس لیے نہیں مارا کہ مجھ سے فائدہ اٹھائے۔"

لہٰذا اس حدیث سے جنگلی حیات کا تحفظ بھی واضح ہوتا ہے۔

خلاصہ

اس سے معلوم ہوتا ہے کہ تعلیمات نبویہ میں بنی نوع انسان کو آسانی سے حاصل ہونے والے وسائل جیسے پانی،ہوا،زمین،جنگلات وغیرہ کو تلف کرنے یا بے جا ضائع کرنے کو پسند نہیں فرماتی۔کیونکہ ان چیزوں کے بے جا استعمال سے انسان خود ہی اپنے آپ کو ہلاکت میں ڈال رہا ہے اور اپنے ماحول کو متاثر کر رہا ہے۔آلودگی چاہے کسی بھی قسم کی ہو،ہر جاندار کی صحت وبقاء کو متاثر کرتی ہے۔لہٰذا اگر تعلیمات نبویہ وسیرت طیبہ کے مطابق دین اسلام کی تعلیمات کے مطابق عمل کیا جائے اور ان نعمتوں اور فطری وقدرتی وسائل کا صحیح استعمال کیا جائے تو یقیناً آلودگی کے ان گھمبیر مسائل کو حل کیا جاسکتا ہے۔

This work is licensed under a Creative Commons Attribution 4.0 International License.

حوالہ جات (References)

[١] ۔ سورہ لقمان:٢٠

[٢] ۔ المعجم الوجیز،مجمع اللغتہ العربیہ،قاہرہ،١٩٨٠ء،ص٦٦

[٣] ۔ انسائیکلوپیڈیاآف برٹانیکا،ج٧،ص٢٤٨

[٤] ۔ الحمیلی،السید،اسلام والہیئہ،مرکز الکتاب للنشر،قاہرہ،1431ھ،ص١۴

[٥] ۔ Qazi, Saeedullah, Environment and Islam, Dawah Academy International, Islamic University, Islamabad, 2010, p 1

[٦] ۔ سورہ نمل:٨٨

[٧] ۔ سورہ حجر:١٩

[٨] ۔ Climate Change 2014 Synthesis Report Summary for Policymakers, Intergovernmental panel on climate change 2014, p 47

[9] Farah, Lubna, and Saad Jaffar. "حل التلوث البيئي في العالم المعاصر في ضوء السيرة النبوية: A Solution to Environmental Pollution in the Contemporary World in the Light of Seerah." *Al-Sharq (Journal of Religious Studies)* 4, no. 2 (2023): 56-63.

[١٠] ۔ Michelle Melton, Sarah Ladislaw, Climate 101: An introduction to climate change, CSIS, 2015, p 2

[١١] ۔ القادری،محمدشیر،مفتی،ماحولیاتی آلودگی اور اسلامی تعلیمات،مکتبہ مدینہ،لاہور،٢٠٠٨ء،ص٥
[١٢] ۔ البخاری،محمدبن اسماعیل،صحیح البخاری،البشریٰ،کراچی،٢٠١٢ء،ج١،حدیث نمبر١٣
[١٣] ۔ البخاری،محمدبن اسماعیل،صحیح البخاری ،حدیث نمبر١٠
[١٤] ۔ امام مسلم،ابوالحسن بن حجاج،النیسابوری،صحیح مسلم،داراحیاءالتراث العربی،بیروت،١٤٢٢ھ،رقم الحدیث٣٥،ج١،ص٦٣
[١٥] ۔ ایضاً ،رقم الحدیث٢٢٣
[١٦] ۔ امام مسلم،ابوالحسن بن حجاج،النیسابوری،صحیح مسلم ،رقم الحدیث239
[١٧] ۔ السجستانی،ابوداؤد،سلیمان بن اشعت،سنن ابی داؤد،دارالبشائر،بیروت،٢٠٠٩ء،رقم الحدیث١٠٥
[١٨] ۔ نصراے چوہدری،پانی اور ماحول،مکتبہ قدوسیہ،لاہور،٢٠٠٨ء،ص٢
[١٩] ۔ سورہ النور:٤٥
[٢٠] ۔ القفہی،احمدعبدالقادر،حمایتہ الہیئہ فی الاسلام،دارالنشر،القاہرہ،١٩٩٠ء،ص٨
[٢١] ۔ ابویعلیٰ،احمد بن علی،المسند،دارالمامون للشرات،دمشق،١٩٨٤ء،ج٢،ص١٢١
[٢٢] ۔ القفہی،احمدعبدالقادر،حمایتہ الہیئہ فی الاسلام،ص٢٢-٢٣
[٢٣] ۔ البخاری،محمدبن اسماعیل،صحیح البخاری،رقم الحدیث٥٦٤
[٢٤] ۔ القفہی،احمدعبدالقادر،حمایتہ الہیئہ فی الاسلام،ص٢٥
[٢٥] ۔ البخاری،محمدبن اسماعیل،صحیح البخاری،رقم الحدیث٢٣٢٠
[٢٦] ۔ ابن ماجہ،ابوعبداللہ محمدبن یزید،سنن ابی ماجہ،داراحیاءالکتب العربیہ،الحلب،١٤٠٤ھ،رقم الحدیث٢٣٤٠،ج٢،ص٧٨٤
[٢٧] ۔ السجستانی،ابوداؤد،سلیمان بن اشعت،سنن ابی داؤد،رقم الحدیث٥٢٣٩،ج٤،ص٣٦١
[٢٨] ۔ النسائی،ابوعبدالرحمٰن احمدبن شعیب الخراسانی،السنن نسائی،مکتب المطبوعات الاسلامیہ،الحلب،١٤٠٤ھ،رقم الحدیث٤٤٣٦،ص٢٣٩